



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جب امام سورہ فاتحہ ختم کرے تو زیدؑ تھی بلند آوازے آمیں کئے؟ کیا فرمان نبوی سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک شخص کی آمیں کی آواز مسجد میں گوچ جائے یا اس طرح کئے کہ دونوں جانب کے سن لیں۔ آمیں

کہنے کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ جواب مدلل اور بخواہ حدیث ہو؟ ہدایت اللہ، لوک جنی ضلع پوری

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، أَمَّا بَعْدُ

امام اور مفتی کو "امین" ، اس قدر بلند اور او بھی آواز سے کہنا چاہیے کہ ان کے پیچے صفت کے لوگ اون کی آمین سن لیں ، جیسا کہ حدیث نمبر : 2 سے ثابت ہو رہا ہے۔ حدیث نمبر : 3 سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف آنحضرت ﷺ کی آمین کی آواز سے مسجد گونج باتی تھی۔ اور اشمار صحابہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مفتی اتنی بلند آواز سے آمین کرنے میں کہ سب کی مجموعی آواز سے مسجد گونج جاتی تھی۔ مندرجہ احادیث و اشار صحابہ بغور ملاحظہ ہوں 1/575 (932/934) :

(عَنْ أَنَّ بَرِّيَّةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ الْمُضْطُبُ عَلَيْهِنَّ وَلَا اسْتَأْنِفُونَ، قَالَ: «آمِنْ»، حَتَّى يَنْعَمُ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْفَحْفَاثَ الْأَوَّلِ»، (آخر جلد المذاهب)؛ كتاب إقامة الصلاة والستة فيها (853/278).

(وعنه قال: وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قال: «غير المغفور له عذابه أشد من العذابين» قال: «آمين». حتى يعمينا أهل الصحف الأولى، ففرجت بها المسجد) (رواية ابن ماجه: كتاب الأذان بباب جمِّ الامام باتمام 189/1)

(قال اخباري في صحيحه : "أمك ابن الزبيه و يكنى به حجي ابن المسحه للبيه" ، (4)

قال الحنفي (6/48): "وصل عبد الرزاق عن ابن جرير عن عطاء، قلت له: أكان ابن الزبير يؤمن على آثر أم القراء؟ قال: نعم ويؤمن من وراءه، حتى إن المسجد للبيه، ثم قال: إنما آمن دعاء، ورواه إثنا ثمانين مسلم بن خالد عن ابن حمزة عن عطاء، قال: كنت أسمح لآتائنا بن الزبير ومن بعد هم يتقولون آمين، ويقول من خلفه آمين، حتى إن المسجد للبيه، وروى البيهقي عن خالد بن أبيالمحوب عن عطاء، قال: أدرككما آتائين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في بذاته، فإذا قال الإمام: غير المختوب عليهيم ولا الشاترين، سمعت لهم رجوت آمين، لكنه عبد الله البار كشوري الملرس بهدرة دار الحجى شرط الحنفية

هذا ما عندى والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مسارکپوری

۱

صفحہ نمبر 243

محدث فتویٰ